ارمغان عجم

سنہ ۱۴۰۵ھ

ملقب بہ

نغمات حرم

مرتب، (حضرت مولانا) امام علی صاحب دانش (رائے پوری)

باہتمام:- مولانا عبد المجید خاں صاحب و عنایت اللہ خاں مہتمم مدرسہ ریاض العلوم رائے پور!

(ناشر!)

مکتبہ دانشِ محمدی ضلع لکھیم پور کھیری!

قیمت ۱/۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت و سلام وغیرہ کا ایمان افروز گلدستہ بمسمیٰ با اسم تاریخی

ارمغان عجم

۱۴۰۵ھ

ملقب بہ

نغمات حرم

(حضرت مولانا) امام علی صاحب دانش رائپوری

ناشر: مکتبہ دانش محمدی لکھیم پور کھیری

کتابت: محمد یونس قاسمی انہام

قیمت ۱/۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

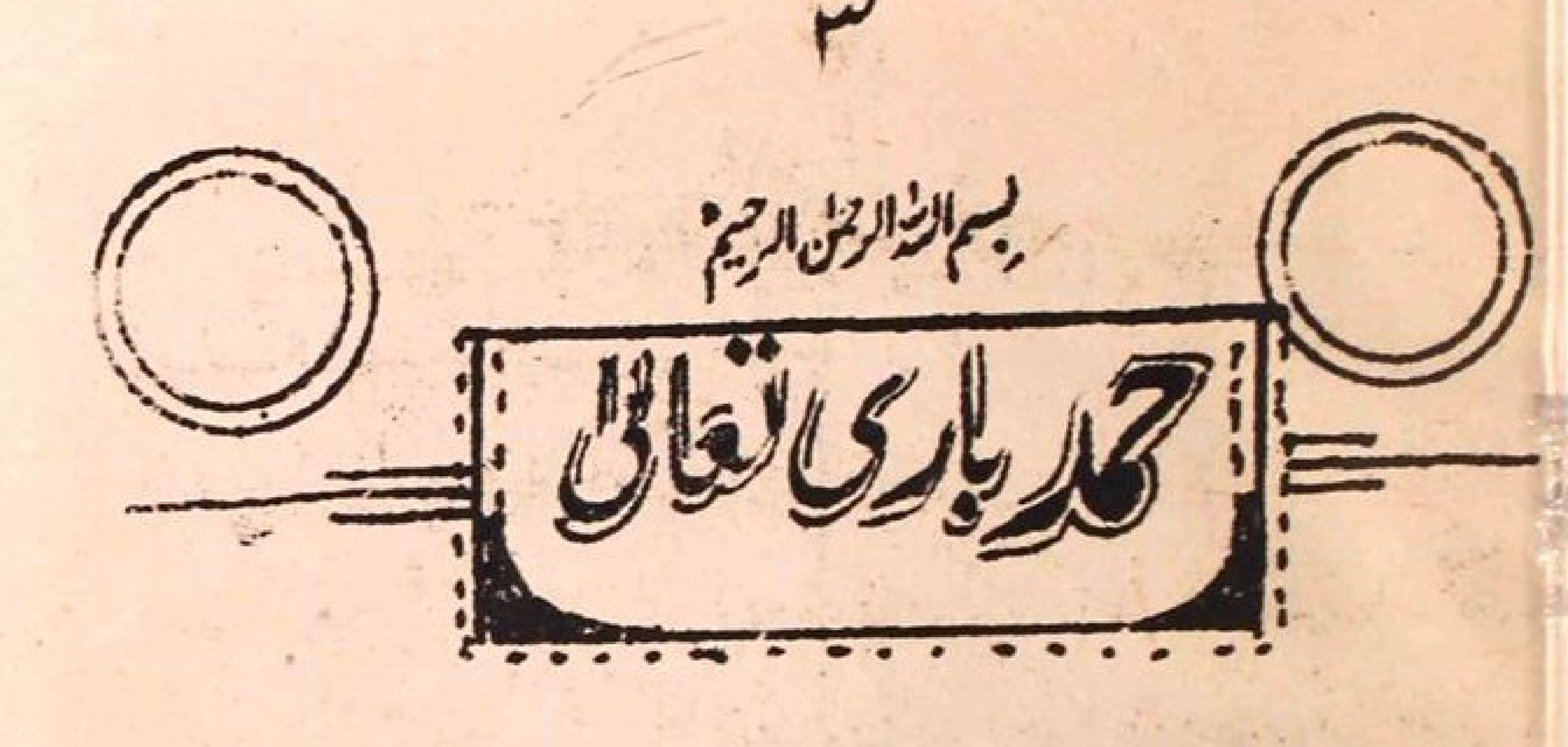
الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد :- اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد اور اس کے رسول
علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تعریف اور ان کے احکام کی اشاعت
نثر میں ہو یا نظم میں دو جہاں کی کامیابی کا ذریعہ ہے ایمان و
اخلاص کے ساتھ یہ خدمت نجات و مغفرت کا وسیلہ ہے اسی
مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ گلدستۂ اشعار پیش خدمت
اللہ تعالیٰ نے جیسے "پھول ہی پھول" کو قبولیت سے نواز
دعا ہے کہ اسے بھی مقبول فرمالے آمین۔

امام علی دانش عفی عنہ

صدر المدرسین ادارہ محمودیہ محمدی

۱۶ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ



خدا سب سے اعلیٰ عظمت نشاں ہے
بڑا رحم والا بڑا مہرباں ہے

زمیں آسماں سب اسی نے بنائے
نشاں اپنی قدرت کے ہم کو دکھائے

زمیں کو بنایا پہاڑوں سے بوجھل
یہ اپنی جگہ سے نہ جائے کہیں ٹل

یہ بارش کا موسم یہ پانی برسنا
خدا کی نشانی ہے پودوں کا اگنا

یہ چاند اور سورج یہ روشن ستارے
یہ حکم خدا سے چمکتے ہیں سارے

جو احسان بندوں پہ حق نے کئے ہیں
جو انعام بندوں کو حق نے دئے ہیں

یہ ممکن نہیں کوئی ان کو گنائے
یہ ممکن نہیں کوئی وہ سب بتائے

وہ روزی رساں ہے وہ حاجت روا ہے
وہ ہر وقت سنتا ہماری دعا ہے

نہیں کوئی معبود اس کے علاوہ
نہیں کوئی معبود اس کے علاوہ

ہمیشہ سے ہم کو یہ واثق یقیں ہے
خدا کا مقابل نہیں ہے نہیں ہے

۱۰؍ شوال ۸۴ھ

دُعا

ایک ہی ذات خدا کی ہے ازل سے مسجود

اے میرے ذوق عبادت اے مرے شوق سجود

اے خدا تیرے کرم کا ہے سہارا مجھکو

میری ہر ایک دعا کا ہے فقط تو مقصود

دینِ اسلام پہ قائم رہوں جب تک میں جیوں

موت آئے تو ہو قلب میں ایماں کا وجود

شرک سے تو نے بچایا یہ ہے احساں تیرا

جس نے توحید کو چھوڑا وہ ہے بے شک مردود

سب نبیوں کے جو سردار ہیں محمد... آدم

ان کی امت میں ہوں احسان ہے تیرا معبود

شرالہ شہنہ ۱۳۸۴ھ

دُعا

خدایا تو ہی مالک ہے زمیں کا آسمانوں کا

خدایا تو ہی پالنہار ہے سارے جہانوں کا

خدایا تیرے پیغمبرؐ نے جو تجھ سے دعا مانگی

کرم کر وہ دعا مقبول فرما میرے حق میں

بچالے ان بری چیزوں سے شیطانی وساوس
رسول پاک جن سے استعاذہ کرتے رہتے تھے
ہمیں دونوں جہاں میں کامیاب و سرخرو کر دے
ہمارے دامنوں کو اپنے فضل خاص سے بھر دے
دعا کی اے خدا دانش کو جب توفیق بخشی ہے
دعا مقبول بھی کر لیگا یہ امید رہتی ہے
ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ

(۴۳)

خدا کی شفقت ہے ساتھ ہر دم اسی کی رحمت کا آسرا ہے
وہی ہٹائے گا جب ہٹے گا جو بوجھ دل پر مرے گرا ہے
خدا کی تعریف ہم ہیں کرتے اس کی تسبیح ہم ہیں پڑھتے
کمال اس کے ہیں بے نہایت کہ جن کا کوئی نہیں تیرا
دعائیں سبکی وہی ہے سنتا اسی کے قبضہ میں کل جہاں ہے
جو اس کے در پر بنا بھکاری کبھی وہ خالی نہیں پھرا ہے
خدا کی قدرت سے ہر گھڑی یہ زمانہ کروٹ بدل رہا ہے
زمانے والے بھلے برے ہیں زمانہ ہرگز نہیں برا ہے
دعا کرو جس گھڑی اے دانش درود اپنے نبی پہ بھیجو
ملیں گی پھر نعمتیں وہاں کی قیاس سے جو کہ ماورا ہے
ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ

نقش ہے میرے دل پر محمدؐ

ساقیٔ جامِ کوثر محمدؐ
شافعِ روزِ محشر محمدؐ

نارِ دوزخ مجھے کیوں جلائے
نقش ہیں میرے دل پر محمدؐ

کام آئیں گے محشر میں سب کے
ہیں شفاعت کے افسر محمدؐ

جب سمائے ہیں وہ میرے دل میں
یاد آئیں نہ کیوں کر محمدؐ

کوئی مخلوق ہمسر نہیں ہے
سب سے اعلیٰ و بہتر محمدؐ

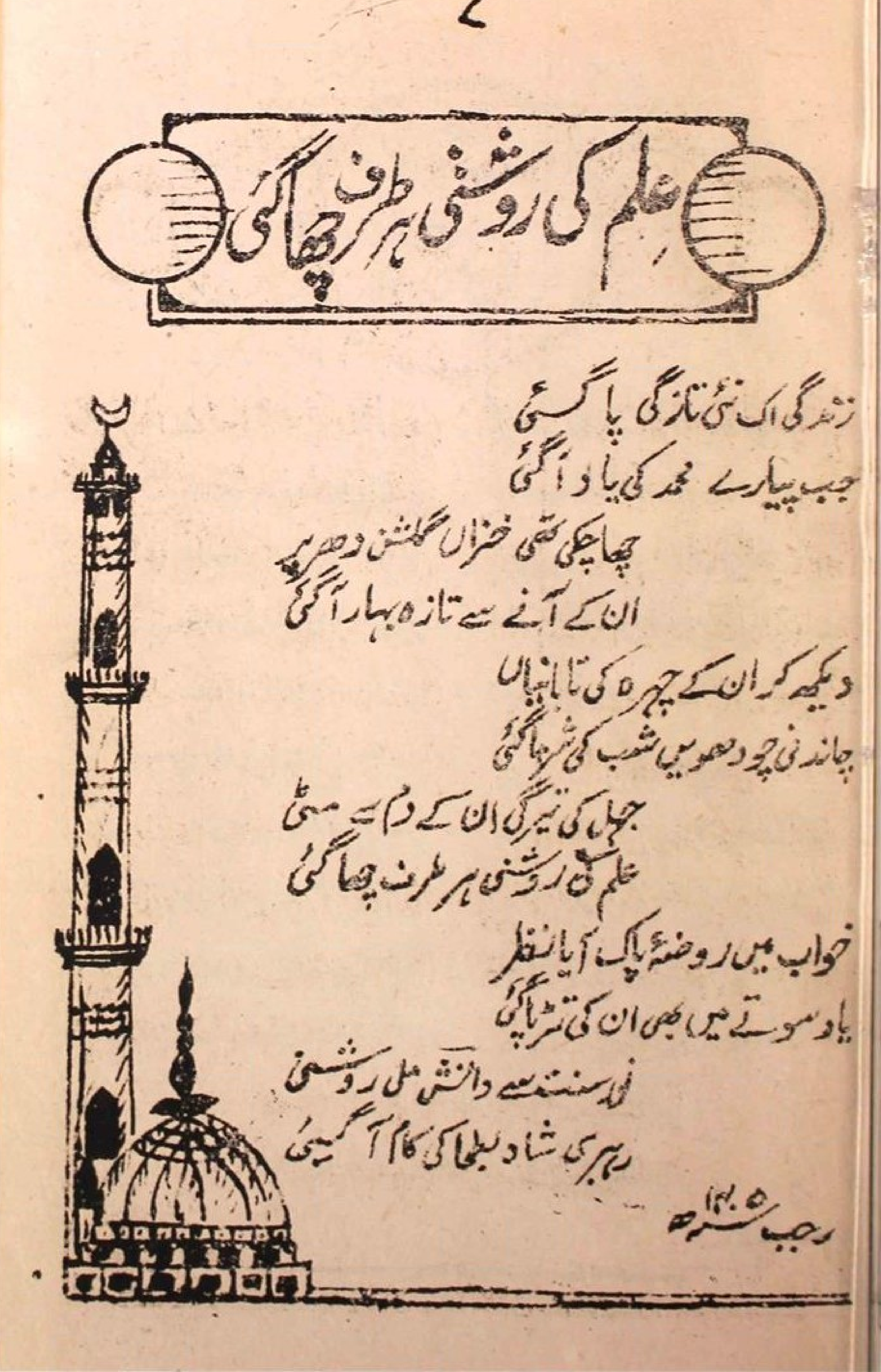
بس خدا کے برابر نہیں ہیں
اور ہیں سب سے برتر محمدؐ

دشمنوں کو گلے سے لگایا
ہیں بہت رحم پرور محمدؐ

ہیں صحابہؓ ہدایت کے تارے
اور مہرِ منور محمدؐ

رہبری ان کی دانشؔ ہے کافی
دو جہاں میں ہیں رہبر محمدؐ

رجب ۱۴۰۱ھ



علم کی روشنی ہر طرف چھا گئی

زندگی اک نئی تازگی پا گئی
جب پیارے محمد کی یاد آ گئی

چھا چکی تھی خزاں گلشن دہر پر
ان کے آنے سے تازہ بہار آ گئی

دیکھ کر ان کے چہرہ کی تابانیاں
چاندنی چودھویں شب کی شرما گئی

جہل کی تیرگی ان کے دم سے مٹی
علم کی روشنی ہر طرف چھا گئی

خواب میں روضۂ پاک آیا نظر
یاد سوتے میں بھی ان کی تڑپا گئی

نور سنت سے دانش ملی روشنی
رہبری شاہ بطحا کی کام آ گئی

رجب شرحہ ۱۴۰۱ھ



رحم فرما اے خدا رحمٰن تیرا نام ہے / قبضۂ قدرت میں تیرے گردشِ ایام ہے

ذکر تیرا جو کرے بس وہ ہے پختہ کا مینا / یاد سے غافل ہے جو وہ نامراد و خام ہے

قاضی الحاجات تو اور وہاب و کریم / تیرے قبضہ میں نجات و مغفرت کا جام ہے

ہو رہا ہے حملۂ امراض مجھ پر رات دن / عافیت کر دے عطا یا رب یہ تیرا کام ہے

ہر مصیبت ہر بلا کو دور فرما اے خدا / تیری رحمت کے سہارے ہی مجھے آرام ہے

میرا مرنا اور جینا بس ہو تیرے نام پہ / تجھ پہ ہی قربان مرا آغاز اور انجام ہے

اے خدا تیرے سوا کوئی نہیں معبود ہے / ہر نبی کا کلمۂ توحید ہی پیغام ہے

شکر تیرا اے خدا میں ہوں محمدؐ کا غلام / خادمِ قرآں ہوں مذہب مرا اسلام ہے

میں ہمیشہ اے خدا ایمان پہ قائم رہوں / ان کے رستہ پہ چلوں جن پر ترا انعام ہے

اللہ اللہ جو کرے بندہ وہی ہے خوش نصیب / جس زباں پر عام تیرا ذکر صبح و شام ہے

اپنے دانش کو بھی یا رب ہر مصیبت سے بچا
اپنوں بیگانوں سبھی پر لطف تیرا عام ہے

شعبان ۱۴۰۵ھ

دعا

رمضان شریف میں لکھی گئی

سنہ ۱۴۰۵ھ

الٰہی تو بندوں کو ہمت عطا کر
عبادت کی توفیق و لذت عطا کر

مرادوں کے دامن بھر بہار رحمتوں سے
وہ مخصوص وہ رحمت برکت عطا کر

غریبوں کی دشواریاں دور کر دے
مریضوں کو بھرپور صحت عطا کر

ہو گرمی کے روزوں میں ٹھنڈک کا ساماں
دلوں کو شراب محبت عطا کر

علوم نبی کی اشاعت ہو ہم سے
نگہبانیٔ دین و ملت عطا کر

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ کی
صداقت عدالت سخاوت عطا کر

کریں خرچ راہ خدا میں ہمیشہ
ہمیں آخرت کی وہ چاہت عطا کر

عبادت گھروں کو بنائیں سوا میں
ہمیں مسجدوں سے وہ الفت عطا کر

قدم راہ سنت سے باہر نہ جائے
نبی سے خدارا الفت عطا کر

دعا ہے یہ دانش کی مقبول فرما تو
دو عالم میں ہم سب کو راحت عطا کر

نعت شریف

بھائیو ذکر اپنے نبی کا کرو ان کے رستہ پہ دن رات چلتے رہو
الفت مصطفےٰ کا تقاضہ ہے یہ دین پر خود کو قربان کرتے رہو

وہ شفیع الوریٰ ہیں حبیب خدا ان کی عظمت کی چاروں طرف دھوم ہے
پرچم مصطفےٰ اپنے ہاتھوں میں لو اور دن رات آگے کو بڑھتے رہو

سب سے بہتر ہے وہ جو کہ قرآں پڑھے اور بندوں کو قرآں پڑھاتا رہے
بہتری چاہتے ہو اگر دوستو عام تعلیم قرآن کرتے رہو

جام کوثر کو محشر میں پالو گے تم تشنگی اپنی جس سے بجھا لو گے تم
شرط ہے پنج وقتہ نمازوں کو تم شوق سے بیچ کے ہر روز پڑھتے رہو

جب کبھی تم سے ہو جائے کچھ معصیت جلد توبہ کرو پھر نہ گمراہ ہو
حق تعالیٰ کی رحمت بڑی چیز ہے اس کی ناراضگی سے بھی ڈرتے رہو

خاک طیبہ جو قسمت سے تم کو ملے اس کو آنکھوں میں سرمہ سمجھ کر ملو
نور آنکھوں میں بڑھ جائیگا بالیقیں تم عقیدت سے یہ کام کرتے رہو

ہم بھی دانش شفاعت کی امید پر یاد کرتے ہیں طیبہ کے سرکار کو
تم بھی اے دوستو ذکر ان کا کرو اور ان کے طریقہ پہ چلتے رہو

نہیں مخلوق میں حضرت محمدؐ سے بڑا کوئی

نہیں مخلوق میں حضرت محمدؐ سے بڑا کوئی — نہ ایسا رہبر کوئی نہ ایسا حق نما کوئی

انھوں نے جو خدا کے قرب کا رستہ بتایا ہے — سوا اُس راستہ کے اب نہیں پہنچا ہے کوئی

محمد مصطفیٰ کی سنتوں کو چھوڑ کے جنت — نہیں پائے گا ہرگز حق تعالیٰ کی رضا کوئی

صبا جب ان پہ قرباں ملائک ان پہ نازاں ہیں — محمد مصطفیٰ جیسا نہیں ہے مہ لقا کوئی

زیارت سبز گنبد کی ہو دیکھیں مسجد نبوی — مدینہ تک پہنچنے کی ہو صورت اے خدا کوئی

بسا ہے ذرہ ذرہ میں مدینہ کے مہک ایسی — چھڑک کر مشک و عنبر گویا ابھی جیسے گیا کوئی

جہاں پہنچے شب معراج میں میرے نبی دانش
کبھی کوئی نہ پہنچے گا نہ اب تک گیا کوئی

پیمبر شافع روز جزا ہیں

محمد مصطفیٰ خیر الوریٰ ہیں — نبی ہیں بلکہ ختم الانبیاء ہیں

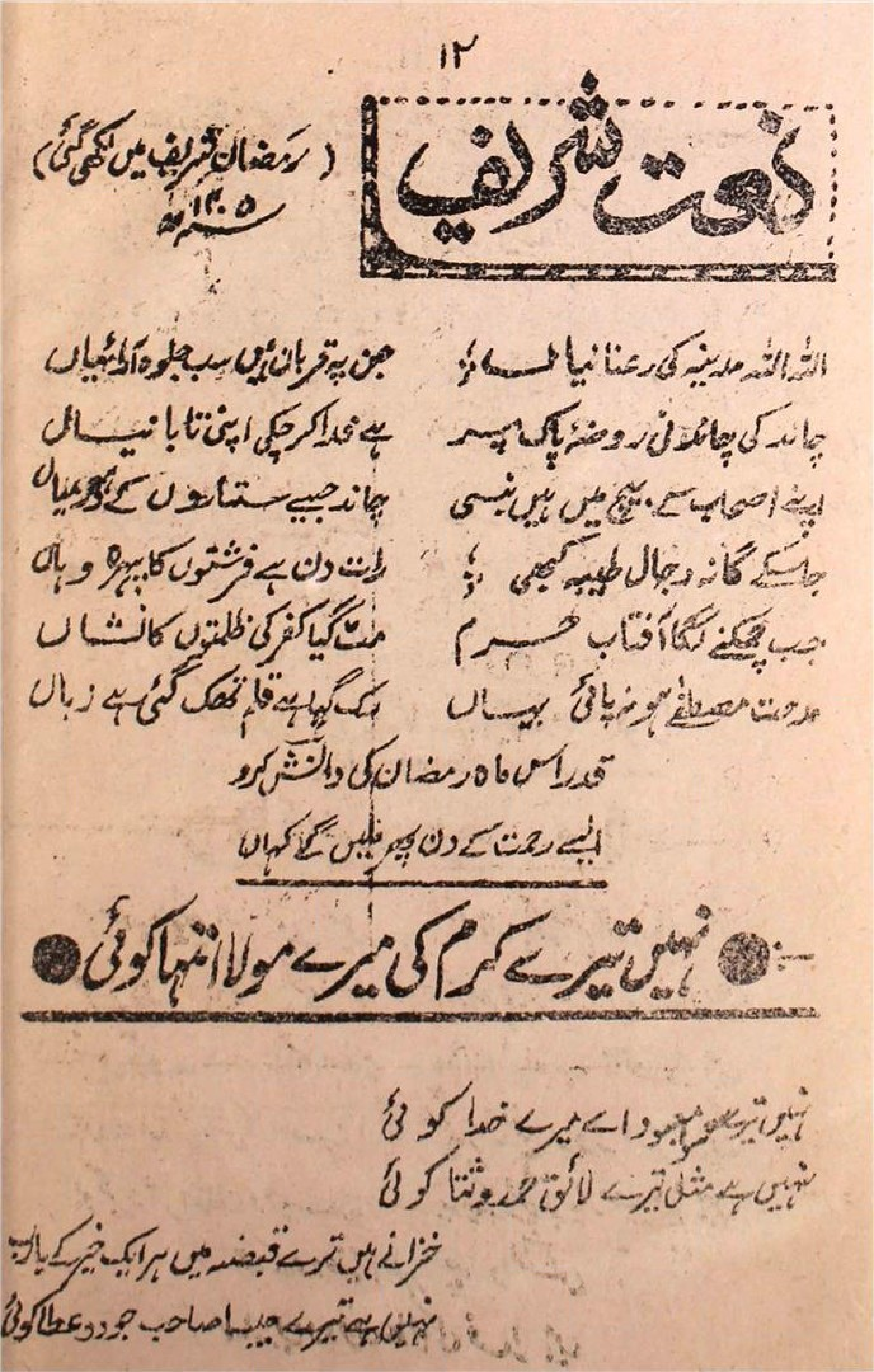
چمکتے دن میں وہ شمس الضحیٰ ہیں — اندھیری رات میں بدر الدجیٰ ہیں

نہیں ڈوبے گا امت کا سفینہ — امام الانبیا جب ناخدا ہیں

ہمیں ہے ان کی بخشش کا سہارا — پیمبر شافع روز جزا ہیں

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر — یہ چاروں چار یار مصطفیٰ ہیں

نبی کے روضۂ اطہر پہ دانش
بہاریں دونوں عالم کی فدا ہیں



نعت شریف

(رمضان شریف میں لکھی گئی)
۱۳۰۵ھ

اللہ اللہ مدینہ کی رعنائیاں — جن پہ قربان ہیں سب جلوہ آرائیاں
چاند کی چاندنی روضۂ پاک پر — ہے فدا کر چکی اپنی تابانیاں
اپنے اصحاب کے بیچ میں ہیں نبی — چاند جیسے ستاروں کے ہو درمیاں
جا سکے گا نہ دجال طیبہ کبھی — رات دن ہے فرشتوں کا پہرہ وہاں
جب چمکنے لگا آفتاب حرم — مٹ گیا کفر کی ظلمتوں کا نشاں
عظمت مصطفیٰ کیا ہو مجھ سے بیاں — تھک گیا ہے قلم تھک گئی ہے زباں

قدر اس ماہ رمضان کی دانش کرو
ایسے رحمت کے دن پھر ملیں گے کہاں

نہیں تیرے کرم کی میرے مولا انتہا کوئی

نہیں تیرے سوا معبود اے میرے خدا کوئی
نہیں ہے مثل تیرے لائق حمد و ثنا کوئی

خزانے ہیں ترے قبضہ میں ہر اک خیر کے یا رب
نہیں ہے تیرے جیسا صاحب جود و عطا کوئی

مرادیں مانگتے ہیں تجھ سے تو ہی دینے والا ہے
دعا منظور کر سکتا نہیں تیرے سوا... کوئی

نہ جب تک قادر مطلق کی مرضی ہو اجازت ہو
اثر کوئی نہیں بیمار میں ہرگز دوا کوئی

خداوندا تجھے ہے علم کل ذرہ ذرہ کا تو
کسی کو بھی نہیں کی ہے صفت اپنی عطا کوئی

سبھی محتاج ہیں تیرے کرم کے اے کرم گستر
شہنشاہ زماں ہو یا کہ در در کا گدا کوئی

مدد کے واسطے موجود ہوتی ہے تیری رحمت
تڑپ کر مانگتا ہے تجھ سے جس دم بے نوا کوئی

نہیں ساجھی ہے تیرا کوئی شان کبریائی میں
نہیں ہرگز نہیں تیری قسم تجھ سے بڑا کوئی

سہارا تیری بخشش کا ہے دانش جیسے عاصی کو
نہیں تیرے کرم کی میرے مولا انتہا کوئی

حقیقت

خدا جدا ہے نبی جدا ہیں غلط ہے دونوں کو ایک کہنا
حدیں شریعت کی ہیں مقرر برا ہے آگے حدوں سے بڑھنا

خدا نے پیدا کیا ہے سبکو وہی ہے مالک وہی ہے رازق
نہیں ہے اسلام کا عقیدہ نبی کو روزی رساں سمجھنا

خدا تعالیٰ کا علم کلی عطا کسی کو نہیں ہوا ہے
صفت خدا کی عطائی کہکر غلط ہے اپنے نبی میں کہنا

تمام مخلوق میں ہیں افضل نبی ہمارے ہیں سب سے اکمل
خدا کی قدرت نبی میں سمجھے یہ دین و مذہب کا ہے بدلنا

نہ علم و دانش کا آسرا ہے نہ فکر و فن پر ہے ناز ہم کو
ہمارے دل میں یہ آرزو ہے ہو دین پر اپنا جینا مرنا

ماہ رمضان اب ختم ہونے کو ہے

ماہ رمضان اب ختم ہونے کو ہے خیر برکت کے بس چند دن رہ گئے
کیا خبر ہے یہ موقع ملے گا کسے خواب غفلت سے جاگو خدا کے لئے
رحمتوں کی گھٹائیں ہیں چھائی ہوئی برکتوں کی ہوائیں آئی ہوئی
مغفرت کے خزانوں سے دامن بھرے اہل ایماں مد بخشش میں ہی پڑے
آج کل سب جہنم کے در بند ہیں قید میں سب شیاطین گرفتار ہیں یہ
حکم خالق سے جنت سجائی گئی اور حوروں نے خوش ہو کے نغمے پڑھے

روزہ رکھو نمازیں پڑھو تو مست ہو کر کلام خدا کو پڑھو
ذکر سے حق تعالیٰ کے غافل نہ ہو کچھ کمائی کرو آخرت کے لئے
صبح سے شام تک لطف ہی لطف ہے پھر افطار میں ایک عجب کیف ہے
ان کو ہر اک قدم پر ملیں نیکیاں جبکہ بندے تراویح پڑھنے چلے
حشر کے دن پیمبر شفاعت کریں آپ کوثر سے لبریز ساغر ملیں
اپنے دانش کو بھی اے خدا بخش دے باغ جنت میں عمدہ ٹھکانا ملے

لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

سب انبیاء سے افضل محبوب رب اکبر
سرچشمہ محبت عدل و کرم کا پیکر

انسان جن فرشتے سب کے وہی ہیں سرور
خالق سے کم ہیں باقی کون و مکاں سے برتر

میرے نبی ہیں بے شک دونوں جہاں کے رہبر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

شمس و قمر کے جلوے چہرے پہ ان کے قرباں
فردوس کی بہاریں گلیوں میں ان کی رقصاں

ہیں شک و بو فضائیں ہر ذرہ ہے درخشاں
وہ سرزمیں نہ کیوں ہو قسمت پہ اپنی نازاں

آرام کر رہے ہیں جس میں حبیب داور
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

تشریف جب وہ لائے صلی اللہ علیہ وسلم گئی برائی
اجڑے ہوئے چمن میں تازہ بہار آئی

ہر پھول ہر شجر پر اک تازگی ہے چھائی
ہر صبح مسکرائی ہر شام ---- جگمگائی

جہاں بہار عالم ہیں آخری پیمبر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

انسان بن کے رہنا انسان کو سکھایا
آپس میں تھے جو دشمن بھائی انھیں بنایا

ظلم و ستم کا جس نے آتش کدہ بجھایا
ایسا نظام رحمت برکت سے ان کی آیا

جن کا پیام برحق انصاف و امن پرور
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

الجھا ہوا بھنور میں امت کا ہے سفینہ
یہ سوچ کر اے دانش آتا ہے اب پسینہ

اپنوں کے بھی دلوں میں پیدا ہے بغض و کینہ
دفع دعا ہے بے شک اے والئی مدینہ

اے کاش عرض کرتے روضہ پر ان کے جاکر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

پیام و سلام

حرمین شریفین کی زیارت کے لئے جانیوالوں کی خدمت میں

مرحبا خوش تر برو اے زائر بیت الحرام — [illegible]

اے خوشا ذوق طلب ذوق عقیدت مرحبا — تیرا کام ہے ہر روز و راہ ...

خوش نصیبی ہے وہاں کی خاک جا کر چومنا

ذرہ ذرہ ہے جہاں کا لائق صد احترام

اللہ اللہ رتبہ آرام گاہ مصطفےٰ — ہے تخیل سے بھی اونچا ان کے روضہ کا مقام

حاضری سرکار کے روضہ پہ جس دم ہو نصیب — ہم غلاموں کا بھی کہنا عرض آداب و سلام

ہدیہ سلام بدرگاہ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

نوٹ:- یہ سلام مولانا عصام الحق محمدی کے ذریعہ خدمت آقا میں بھیجا گیا

السلام اے ساقی تسنیم کوثر السلام

السلام اے چارہ ساز روز محشر السلام

اے امام الانبیاء اے سرور عالی مقام — افضل المخلوق اے خیر البشر فخر الانام

ختم پیغمبراں اے قائم فیض دوام — جس جہاں روز ازل سے آپ کا ...

عرش اعظم پر لکھا ہے آپ کا نام

السلام اے ساقی تسنیم کوثر السلام

اے شفیع المذنبیں اے رحمۃ اللعالمیں — اے انیس بے کساں محبوب رب العلمیں
سر بکف ہیں جس کے دربار میں روح الامیں — آپ کا ہم مرتبہ مخلوق میں کوئی نہیں

تا ابد جاری رہے گا آپ کا فیض دوام
السلام اے والی تسنیم و کوثر السلام

آپ کی سنت پہ جو چلتا رہے گا عمر بھر — حق تعالیٰ اس پہ فرمائے گا رحمت کی نظر
آپ کی الفت سے جو معمور ہے قلب و جگر — اس کی بخشش کا یقیں ہوتا ہے اے خیر البشر

رہنمائے راہ حق اے رہبر دار السلام
السلام اے والی تسنیم کوثر السلام

وہ یہودی قوم جو ملعون ہے مقہور — اس کی سرکوبی سے مسلم قوم اب مجبور
آپ کی امت طریق راستی سے دور ہے — دشمنوں کے شاطرانہ جال میں محصور ہے

آپ فرمائیں دعا بگڑے ہوئے بن جائیں کام
السلام اے والی تسنیم کوثر السلام

اے سہارا ضعیفاں اے نگہبان یتیم — دشمنوں پر بھی کرم کرتے رہے ایسے کریم
پیکر لطف و سخاوت صاحب خلق عظیم — آپ نے مخلوق کو بتلائی صراط مستقیم

اے لوائے الحمد کے حق دار اے خیر الانام
السلام اے والی تسنیم کوثر السلام

آپ سے منسوب ہے ہندوستاں میں اک جگہ — جس میں قائم ہے ادارہ دین کا محمودیہ
علم ہے رشد و ہدایت کا جہاں پر سلسلہ — یہ ہے دانش کی تمنا اہل دل کا مدعا

روز و شب جس کا ادارہ ہے شریعت کا پیام
السلام اے والی تسنیم و کوثر السلام

یارِ غار و جانشیں صدیق اکبرؓ کو سلام — جوہر عمر فاروق اعظمؓ عدل پرور کو سلام

جاں نثار و باوفا عثمانؓ و حیدرؓ کو سلام — جملہ اصحاب نبی آلِ پیمبر کو سلام

اے امین و صادق و محمود احمد خوش کلام

السلام اے والیٔ تسنیم و کوثر السلام

حضرت آتا میں جو آیا

کرانا عطا انھیں کا ذریعہ

ھدیہ عقیدت تشریف آوری مجاہد ملک و ملت حضرت مولانا سید اسعد میاں مدنی دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء ہند (جلسۂ جمعیۃ سولپور میں)

نتیجۂ فکر:- ایام علی دانش صدر المدرسین ادارہ محمودیہ محمدی ضلع لکھیم پور کھیری

آج ہر مرد و زن پہ خوشی ہے ملکو کہہ رہے ہیں سبھی مرحبا مرحبا

لائے تشریف سالارِ علماء حق یہ ہے فضل و کرم خاص اللہ کا

زندہ باد اے طریقت کے مسند نشیں زندہ باد اے شریعت کے رہبر میں

عالم باعمل نائب مصطفیٰ اسعدِ نیک خو مرشد حق نما

آپ ایسے اکابر کے ہیں جانشیں آپ کا سلسلہ ان بزرگوں سے ہے

جو نبی کی محبت میں کرتے رہے دین کے واسطے اپنا سب کچھ فدا

کوئی شوقِ شہادت میں سوئے گیا کوئی دہلی میں دیتا رہا درس حق

کوئی پھر تار مالٹا گیا برکف شاملی میں کوئی جاکے قرباں ہوا

کوئی ذوق عبادت میں ملک گیا دشمنوں نے وہاں بھی لیا امتحاں

ظلم سہتے رہے کلمۂ حق کہا جانتا ہے یہ رودادِ غم مالٹا

وہ کراچی کی ظالم عدالت جہاں رہبر کارواں نے دیا یہ بیاں

صرف آیا جو قرآن کے حکم پر دین پہ سب سے پہلے میں ہوں گا فدا

ظالموں نے یہ سوچا مٹے دین حق ایسی تعلیم و تہذیب ملت کو دو

یہ مجاہد بڑھے اور قائم کئے علم دین کے لئے مدرسے جا بجا

سرفروشی کا جذبہ رہا موجزن سر پہ باندھے رہے حق کی خاطر کفن !!!

یہ تاریخ جہد و جہد آپ کی یہ ہے قربانیوں کا حسیں سلسلہ

ملک تقسیم ہو کر بھی برباد ہو آپ کو یہ کبھی بھی گوارا نہیں

قوم و ملت کے حق میں یہی خیر ہے امن انصاف کی طرز پر ہو فضا

وقف کی جائدادیں نہ برباد ہوں مسجد اہل ایماں سے آباد ہوں

دینی تعلیم [illegible] بھی آزاد ہوں بدلا جائے نہ قانون اسلام کا

جب کہیں اہل ایماں ستائے گئے [illegible] آ جا گئے

آپ پہنچے وہاں بن کے ابر کرم آپ کو یہ خدا نے دیا حوصلہ

آپ سے [illegible] رہبری میں قوم و ملت کی عظمت برابر بڑھے

[illegible] میں مسلم ترقی کرے حق تعالیٰ کی رحمت ہو نازل سدا!

ہے یہ دانش ہماری دلی آرزو [illegible] علمائے حق [illegible]

تا ابد قائم رہے رہبر شمع [illegible] ہر جگہ

[illegible] کہہ رہے ہیں سبھی مرحبا مرحبا [illegible]...

ترانہ جمعیۃ علماء ہند

جلسہ داچپیاں ضلع کھیری میں پڑھا گیا

زندہ باد اے مرکز تنظیم ملت زندہ باد — پرچم جمعیۃ علماء حق تابندہ باد

خوش نصیبی پر تری نازش ہے یہاں ذرہ کا زوال — ذات ہے جس کی قائم عظمت ہندوستان

گلشن ملت ہے آئی جن کی محنت سے بہار — یہ جماعت ان اکابر کی ہے زندہ یادگار

بجھ گیا جب مغلیہ دور حکومت کا چراغ — لٹ گیا یہ ہندوستان ویراں ہوا ملت کا باغ

تاجروں کے بھیس میں انگریز نکلا راہزن — مسلم و ہندو کو لڑوایا کیا ویران وطن

سرفروشی کے لیے علماء حق آگے بڑھے — کچھ تو بالاکوٹ کے میدان میں قربان ہوئے

اور جو باقی رہے باندھے رہے سر پہ کفن — سرفروشی اور حق گوئی رہا جن کا چلن

ملک میں روشن کیے علم نبوت کے چراغ — اس جماعت کے اکابر تھے بڑے عالی دماغ

زندہ باد اے مرکز تنظیم ملت زندہ باد

پرچم جمعیۃ علماء حق تابندہ باد

قافلہ سالار حق شیخ محمود الحسن — حامل علم پیمبر فخر دین فخر وطن

اور ان کے جانشیں استاذ علماء حرم — شیخ مدنی جو کہ تھے شیخ العرب شیخ العجم

سلسلہ قربانیوں کا جن سے ہے پھیلا ہوا — از دیار ہند تا مصر و حجاز و مالٹا

ریشمی رومال کی تحریک روح انقلاب — ملک کی تاریخ میں جس کا نہیں کوئی جواب

مجلس احرار و تحریک خلافت کے امام — تھے یہی علماء ملت رہبران نیک نام

مٹ گئی برطانیہ کی خود سری شاہنشہی — ہند اور مصر و عرب ہر ایک کو آزادی ملی

دے رہا ہے ان بزرگوں کا عمل ہم کو صدا
مدنی آزاد کا پیغام ہے بانگ درا

ہم نہ گھبرائیں کبھی توڑیں نہ ہرگز حوصلہ
خدمت دین و وطن کا دل میں رکھیں ولولہ

ابر رحمت بنکے برسیں ملک میں لائیں بہار
پرچم دین پیمبر پہ کریں خود کو نثار

دین کی تعلیم سے ہر گھر میں پھیلے روشنی
بس اسی تدبیر سے پائیگی ملت زندگی

ہم مسلماں ہیں ہمیں محبوب ہے دین وطن
امن کے پاسباں ہیں عدل ہے اپنا چلن

دوستو فرقہ پرستی اور نفرت میٹ دو
ظلم کوئی بھی کرے ہرگز نہ اس کا ساتھ دو

دشمنوں کے حق میں بھی اللہ سے مانگو دعا
سب کو دے نور ہدایت رحم فرما اے خدا

مدنی آزاد کا دانش یہی پیغام ہے
حق پرستی جسمیں ہو مسلم اسی کا نام ہے

زندہ باد اے مرکز تنظیم ملت زندہ باد
پرچم جمعیۃ علماء حق تابندہ باد

نظم

رمضان المبارک میں لکھی گئی

یہ مبارک مہینہ ہے رحمت بھرا کوئی فتنہ کھڑا ہو نہ رمضان میں
فرقہ بندی کا بہت ہی بری چیز ہے کشمکش ہوتی نہ یہ اہل ایمان میں

روزہ رکھو نمازیں پڑھو تم مگر مال میں حق غریبوں کا ہے ان کو دو
یہ شریعت کے احکام ہیں لازمی چاہیئے یہ خصائل مسلمان میں

نیکیاں سب بتا کر گئے ہیں ان میں ترمیم ہوگی نہ کوئی کبھی
دین کامل مکمل ہے ناقص نہیں یہ ہے موجود آیات قرآن میں

دین کا کام سوچو وہ کیسے ہوا جو پیارے نبی نے بتایا نہیں
جو نہ تھا دور صدیق و فاروق میں جو نہ تھا عہد علوی و عثمان میں

یہ روایت بخاری میں موجود ہے دین کو جو بدل دے وہ مجرم ہے
حوض کوثر پہ ہرگز نہ جا پائے گا ڈوب جائیگا لعنت کے طوفان میں

یہ روایت ہے منقول مشکوٰۃ میں وہ ٹھکانا جہنم میں اپنا کرے
بات کو اپنی کہدے حدیث نبی کردے تلبیس حضرت کے فرمان میں

حق پرستی نہ چھوڑے کسی وقت بھی نیک اخلاق سے منہ نہ موڑے کبھی
مرد مومن تو ہے امن کا پاسباں انس مطلب ہو تقویٰ ہے انسان میں

ہدیۂ سلام بحضور خیر الوریٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مولانا رعایت علی حبیب کے سفر حج کے موقع پر)

السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

اے امام الانبیاء اے سرور عالی مقام — اے سراپا رحمۃ للعالمین خیر الانام
اے حبیب کبریا اے رہبر حق لا کلام — آپ نے دنیا کو بخشا عدل و رحمت کا نظام

السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

حشر کے دن جب پریشاں ہوں گے سب جن و بشر — جس گھڑی ہوگا نہ کوئی غمگسار و یار گر
سب کی نظریں ہوں گی اے آقا مرے آپ پر — آپ کی اول شفاعت سے بنے گا سب کا کام

السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

کوئی دولت مند ہو محتاج ہو یا ہو غریب — آپ سے جس کو ہے نسبت بس وہی ہے کامیاب
وہی مقبول رب جو آپ سے ہوگا قریب — ہے شہنشاہوں سے بڑھکر آپ کا ادنیٰ غلام

السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

کشتیِ امت بھنور میں ہے خدا رحمت کرے — پھر صحابہ کے طریقہ کا کوئی رہبر چلے
خالد و طارق سا قائد کوئی قدرت بھیج دے — بھیجتا ہے خدمتِ اقدس میں یہ تازہ پیام

السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

ہم گنہگاروں کو آقا آسرا ہے آپ کا — اے شفیع روز محشر آپ فرما دیں خدا
بخش دے وارث رعایت کے گناہوں کو خدا — بخشوا لو میں ہوں شاہا آپ کے در کا غلام
السلام اے والی تسنیم و کوثر السلام

یہ سلام مولانا وارث رعایت علی صاحب مدظلہ نے روضۂ انور کے سامنے بار بار پیش کیا۔

یابدوح

بعد ازاں دیو یکار سر بیابان معون

علوی نبی ہے سب سے میرا دامن

عرفانِ عارف

نمازیں

(مولوی غلام حسین خاں عارف کا کلام)

نمازیں بنی ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک — نہ بھولو انہیں ہرگز ہو ممکن جہاں تک
خدا کا عطیہ ہے لاریب بے شک — یہ ہیں فرض دنیا میں جیتے ہو جب تک
قیامت میں ہوں گے دل سب کے دہلے
تو اس روز ہوگا حساب ان کے بدلے

خدا کا یہ حق ہیں نمازیں سمجھ لو — ہیں یہ عجز و دعا کی ادائیں سمجھ لو
خدا سے ہیں ملنے کی راہیں سمجھ لو — بہشتوں کے در کی کلیدیں سمجھ لو
کروگے اگر ان کی تم پاسداری
قیامت میں ہوگی معافی تمہاری

قیامت میں یہ ابر رحمت بنیں گی — تمہیں اپنے سایہ میں بھر ڈھانک لیں گی
خدا سے تمہاری شفاعت کریں گی — در باغ فردوس کو کھول دیں گی
جو ہر وقت ان کی رہے چاہ میں تم
بچوگے نہ دوزخ کی پھر آنچ میں تم

نجات اور شفا کو ہے لوٹنے والی — گناہوں کے داغوں کو ہے دھونے والی
یہ ہر اک عبادت میں ہے سب سے عالی — نمازی کی قسمت ہے روشن اجالی

سکھاتی ہے یہ عاجزی انکساری
بناتی ہے انسا کو محبوب باری

تبلیغی جماعت

جماعت کا پیغام ہے ابر رحمت — جہاں دین حق کی نہ ہو کچھ بھی عزت
وہاں پر بھی جاتی ہے دینی جماعت — لئے پھر رہی ہے چراغ ہدایت

ہمیں خواب غفلت سے چونکا رہی ہے
اجالا اندھیرے میں دکھلا رہی ہے

جماعت ہے چلتا ہوا ایک مکتب — پڑھاتا کوئی پڑھ رہا بندۂ رب
کوئی رٹ رہا کلمہ پاک طیب — سکھاتا کوئی اس کے معنی و مطلب

کہیں ہیں نمازوں روزوں کے پرچے
کہیں حج کے چرچے زکوٰتوں کے چرچے

ہے مقصود اس کا بنیں سب نمازی — ہو اہل عجم یا کہ ہو وہ حجازی
ہیں سب مجاہد شریعت کے غازی — چلیں راہ حق پر یہ ہے پاک بازی

نہ دنیا کا زر حشر میں ساتھ ہوگا
نماز و عبادت کا بس ساتھ ہوگا



گالی بکو نہ بچو اسلام یہ نہیں ہے — ماں باپ کو نہ دکھ دو اسلام یہ نہیں ہے

بچھڑوں کو مارو پیٹو بے وجہ بے سبب تم — خوش ہو کے دیکھو اسلام یہ نہیں ہے

مسلم کہ غیر مسلم بندے ہیں سب خدا کے — ناحق انہیں نہ دکھ دو اسلام یہ نہیں ہے

اپنے پڑوسیوں کی لیتے رہو خبر ... تم — غفلت نہ ان سے برتو اسلام یہ نہیں ہے

مہمان گھر جو آئے عزت سے اسکو رکھو — تکلیف کوئی مت دو اسلام یہ نہیں ہے

اے ننھے منے بچو ماں باپ کے دلارو — پڑھنے سے بھاگتے ہو اسلام یہ نہیں ہے

جو استاذ تمہارے تم کو پڑھا رہے ہیں — کہنا جو ان کا ٹالو اسلام یہ نہیں ہے

ماں باپ کے برابر استاد ہیں تمہارے — خدمت سے منہ نہ موڑو اسلام یہ نہیں ہے

عارف نے جو بتایا اچھا اگر نہ مانو
تو خوب یاد رکھو اسلام یہ نہیں ہے

مدینہ میں ہے

رہبر دین و ملت مدینہ میں ہے — ختم جس پر نبوت وہ مدینہ میں ہے

دین اسلام جس سے مکمل ہوا — ایسا رہبر رسالت مدینہ میں ہے

جس سے ہے روشنی دین کی ہر طرف — ایسا بدر ہدایت مدینہ میں ہے

سرور اصفیا ما فضل انبیاء — تمہارا امانت مدینہ میں ہے

شر اعظم کا وہ ذی شرف مہماں — منتظر جس کی جنت مدینہ میں ہے

سنگریزوں سے بلوائی توحید حق — وہ علم دار وحدت مدینہ میں ہے

زی دین اسلام وہ مرد حق — ماحی شرک و بدعت مدینہ میں ہے

س کی آواز نے سب کو چونکا دیا — ایسا صور صداقت مدینہ میں ہے

ہر جود وہ بعدم ہے کیساں — خیر اندیش امت مدینہ میں ہے

ی محبوبوں پر نظر کس لئے — گنج رشد و ہدایت مدینہ میں ہے

یہ بدعت کے مرکز تو ہیں سینکڑوں — مرکز دین فطرت مدینہ میں ہے

دل میں عاصمؔ یہ حسرت ہے طیبہ چلیں
سایۂ ابر رحمت مدینہ میں ہے

نماز

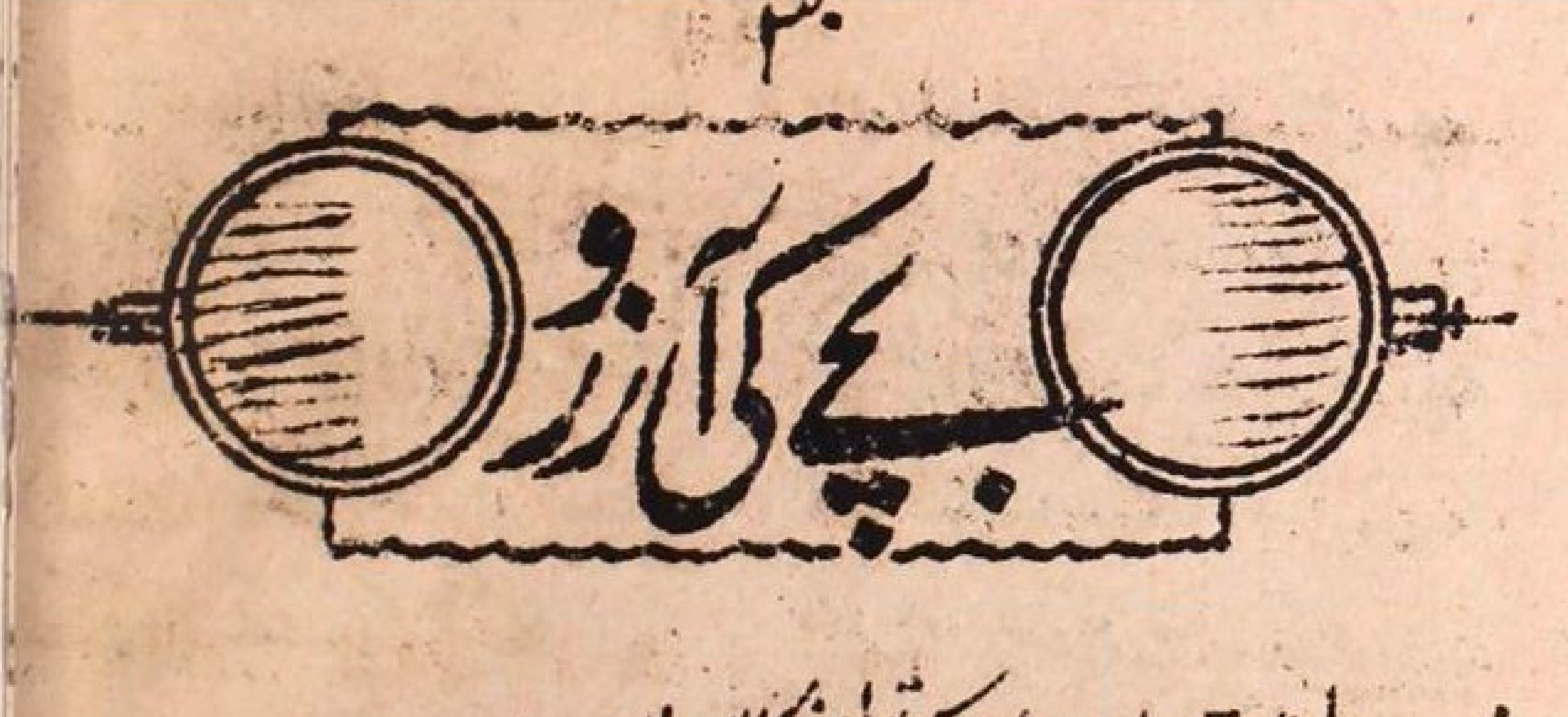
خدا ہے مومنوں کی زندگی نماز — اس نے برا گناہ کیا جس نے ادا نہ کی نماز

چشم مصطفےٰ دولت سرمدی نماز — حق کی عطائے خاص ہے تحفہ بندگی نماز

یہ حدیث مصطفےٰ اس میں نہیں شک ذرا — دین کو اس نے ڈھا دیا جس نے ادا نہ کی نماز

برے عمل کی جا حشر میں ہوگی پوچھ گچھ — ہوگا سوال پیشتر تم نے پڑھی بھی تھی نماز

جتنی جہان میں عبادتیں سب سے اہم نماز ہے
عاصمؔ وسیلۂ نجات قبر کی روشنی نماز



میرے دل میں چھپا ہے دین کی تبلیغ کا ارماں
علوم دین سے اے کاش بھر جائے مرا داماں

پڑھوں قرآن پڑھاؤں بس یہی ہو مشغلہ میرا
اسی میں کامیابی ہے یہی بخشش کا ہے ساماں

مسلمانو اٹھو اسلام کا پیغام پھیلاؤ
یہ دنیا آج بے دینی کی تاریکی سے ہے نالاں

یہی ہے آخری حسرت یہی ہے آرزو میری
نہ بجھنے پائے جو دل میں ہے روشن مشعل ایماں

مدارس دین کے مرکز ہیں یہ قائم رہیں دائم
خدا کا اور پیغمبر کا پھیلاتے ہیں یہ فرماں

یہ میرا حوصلہ ہے عدل کی شمعیں جلاؤں گا
اس ماحول میں جس میں ہے چھایا ظلم کا طوفاں

بڑی ہی کامیابی ہو بہت ہی خوش نصیبی ہو
اگر اسلام پر میں اور میرا مال ہو قرباں

خدا کی بندگی کرنا سبھی بندوں پہ لازم ہے
عبادت سے جو منہ موڑے بہت ناداں ہے وہ انساں
نہیں ممکن خدا کی نعمتوں کا شکریہ دانش
نہ کوئی گن سکے گا اس قدر اس نے کیا احساں

نعت عربی — مولانا یعقوب نانوتوی مرحوم — ترجمہ منظوم از دانش

یا رب صل علی النبی محمد
درود حق کی ہو بارش اے خدا حضرت محمد پر

لیٰسین و طٰہٰ ذی المکارم احمد
جو ہیں لٰسین و طٰہٰ صاحب اخلاق احمد پر

بابی و امی ذا الرسول المکرم
فدا ماں باپ میرے جن پہ وہ پیغمبر اکرم

نفسی الفداء له یا ملکت بذی
نچھاور ان پہ میری جان میرا مال ہو ہر دم

الیوم یا املی و یا کل المنیٰ
وہی آرزو میری تمنا ان پہ قرباں ہے

فبحبه ارجو النعیم بجنة
محبت ان کی نعمت سے بھری جنت دکھائے گی

وحظیت فی الدنیا بعیش ارغد
محبت ان کی اس دنیا میں بس راحت ہی دکھائے گی

وشفاعتی و نجاح نفسی فی الغد
شفاعت انکی روز آخرت بخشش کا ساماں ہے

فی فرحتی من حبه و سروری
مسرت اور فرحت ان کی الفت سے میسر ہے

لا زلت فی ادبی باسم محمد
محمد نام لیتا ہوں زباں جس سے معطر ہے